

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۶) — مطبوعہ یکم جولائی ۱۸۹۸ء بروز جمعہ — جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہم نے اخبار مسیحی سے ڈاکٹر مینیل صاحب کا مضمون نقل کیا تھا اب اُس کا جواب بھی جو سلکِ خیالات کے عنوان سے مصلح کیطرف سے دیا گیا ہے نقل کرتے ہیں - ہر دو مضامین کا مقابلہ کر کر نتیجہ نکالنا ناظرین کی رائے روشن اور خرد نکتہ شناس کا کام ہوگا لیکن ہم ایک بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے اور وہ یہہ ہے کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ اگرچہ خیالات اور اغراض قریباً ایک ہی ہیں مگر مصلح مباحثہ کو مناظرہ کی رنگت دے رہا ہے +

واضح ہو کہ ڈاکٹر مینیل تمام فروعات میں مصلح سے متفق نہیں ہو سکینگے - بہتر یہہ ہے کہ دونوں ملکر اُن صاحبان کی توجہ کو ادھر کھینچیں جن کا رخ ادھر نہیں ہے - اگر اُن کی ہمدردی کو حاصل کرلینگے تو کامیابی کی کوئی صورت نکل آئیگی -

بلندی پہ پستی سے پھر جاؤ گے تم -
نہیں تو وہی منہہ کی پھر کھاؤ گے تم

ہندو اور محمدی اکثر یہہ سوال کیا کرتے ہیں کہ ایک مسیحی اور غیر مسیحی میں کیا تمیز ہے اور اگر کوئی تمیز ہے تو وہ ظہور میں کیوں نہیں آتی - بادی النظر میں تو اس کا کوئی جواب نظر نہیں آتا مگر مشاہدات سے اِس کا کافی جواب ہمکو ملتا ہے نیچر میں اصول نشو و نما زندگی کی تمیز دو طرح کی ہوتی ہے - اوّل ایک جاندار مخلوق خود بخود بلا اِرادہ خود بڑھتا ہے - ثانیاً اُس کے نشو و نما میں کچھ نہ کچھ اسرار ہوتا ہے - مثلاً جب کوئی لڑکا بڑھتا ہے - اُس کا بڑھنا لڑکے کی مرضی پر منحصر نہیں ہے - حسب مرضی خود وہ اپنے بڑہاؤ میں کچھ کم و بیش نہیں کرسکتا - اِسی طرح مسیحی نئی زندگی حاصل کر کے بلا محنت ترقی کرتا ہے - جیسے بڑہاؤ کے تعلق لڑکا فرائض متعلقہ یعنی اپنی پرورش وغیرہ کرتا ہے اسی طرح ایک مسیحی شخص نئی زندگی حاصل کر کے اپنے فرائض منصبی پورا کرتا ہے - مثلاً مناجات دعا و ثنا کلام مقدس کی قرأت وغیرہ مگر یاد رہے کہ روحانی زندگی اُس کی اپنی کوشش اور ارادہ پر مبنی نہیں ہے - جیسے لڑکا از ارادہ خود ایک لحمہ میں جوان آدمی بن نہیں سکتا اسی طرح مسیحی فی الباطن اُصول زندگی رکھکر ایک ہی دن میں فرشتہ نہیں بنجاتا - پس یاد رکھنا چاہیے کہ کلام کے مطابق اس کے تعلق دو اُصول تعلیم ہیں ایک راست ہونا اور دوسرا پاک ہونا - راست باز ہم اُسی دن ٹھہرے جس دن ہم مسیح پر اپنے گناہوں سے توبہ کر کے ایمان لائے مگر ہمارا پاک ہونا بوجہہ حصول زندگی یقیناً ہے مگر بتدریج ہے - پس وغیرہ آپ لوگ ذخیرہ عمل صالح فراہم کرتے ہیں اور ثواب و خیرات اور روزہ اور زکواۃ کو مقدم رکھتے ہیں - آپ کا بڑھنا ایک مصنوعی پھول کی طرح ہے اور ہمارا بڑھنا قدرتی ہے - آپ مُردہ ہیں اور ہم زندہ ہیں آپ ظاہراً شائستہ و مہذب ہوں مگر باطنی زندگی کے محتاج ہو - آپ اخلاق کے نام سے اپنے مذہبی خاکہ کو بہت کچھ رنگ دے لیویں مگر پھر بھی نجات یافتہ نہیں ہو سکتے - نجات کا انجام کاملیت ہے - نجات سے ہمارا تعلق خدا اور اُس کی رُوح کے ساتھ ہو جاتا ہے - چونکہ آپ اخلاقی ہو کر باطنی اُصول زندگی سے بے بہرہ ہیں لہذا آپ روحانی مردہ ہیں - دیکھو پہلا تھسلنیکیوں ۲: ۱۱ و ۱۲ - علاوہ زندگی بھی اپنی اپنی نوعیں رکھتی ہے - اور ہر ایک قسم کی زندگی اپنی ہی نوع کو پیدا کریگی - ایک محمدی محمد کی ہی سیرت کو ...

انسان کا بڑھاؤ بھی ایسا ہی ہے - ظاہراً تو اُس کا بڑھنا اور ترقی کرنا نظر نہیں آتا بلکہ دنیوی دباؤ بھی اُس پر لاحق ہوتا ہے مگر پھر بھی وہ مسیحی خوبیوں یعنی حلیمی و فروتنی - تحمل - و محبت و بردباری و صبر و پاکیزگی میں

نُور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ بوئنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ و پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب بی اے۔ و پادری پی سی اپل صاحب } ایڈیٹرز

مُبارکؔ اُمیدؔ

بابؔ دوئمؔ

یہہ مبارک اُمید زمانہ حال سے تعلق رکھتی ہی یا زمانہ مستقبل سے؟ +

سوال لازمی ہی کہ خداوند کا ظہور حال کی اُمید ہی یا ہم اُس کی آمد کے پیشتر حوادث کے وقوع کی انتظاری کریں؟ یہہ سوال نہایت ضروری ہی لہذا نہایت مناسب ہی کہ اِس مضمون کی نسبت پاک نوشتوں کی تعلیم پر بڑی ہوشیاری سے غور کی جاوے +

عموماً کہا جا سکتا ہی کہ دوبارہ آمد کے تعلق میں ۳ الفاظ پائے جاتے ہیں۔ پہلا لفظ (پاروسیا) ہی παρουσια جس کے معنے فقط "آمد" کے ہیں اور ہر ایک کے جسم میں آنے پر لگائے جاتے ہیں جیسا مسیح کا جسم میں آنا۔ دیکھو اشخاص کے آنے کی مثال (۱ قرنتیوں ۱۶: ۱۷ و ۲ قرنتیوں ۷: ۶ و ۱۰ نیز فلپیوں ۱: ۲۶ و ۲: ۱۲) مسیح کی آمد کے تعلق میں یہہ لفظ قریباً سولہ مرتبہ مستعمل ہوا ہی (متی ۲۴: ۳۔ ۲۷ و ۳۷۔ ۳۹ آیات نیز ۱ قرنتیوں ۱۵: ۲۳ نیز ۱ تسلنیقیوں ۲: ۱۹ و ۳: ۱۳ و ۴: ۱۵ و ۵: ۲۳ نیز ۲ تسلنیقیوں ۲: ۱ و ۸ و ۹ آیات نیز یعقوب ۵: ۷ و ۸ نیز ۲ پطرس ۱: ۱۶ و ۳: ۴ + ۱۲) بموجب اِس لفظ کے لغوی معنے کے اِس کا استعمال عام پایا جاتا ہی اور جس ماجرے سے منسوب ہو کر مستعمل ہوا ہی اُس کی کچھ خصوصیت ظاہر نہیں کرتا +

یہہ لفظ جیسا مذکورہ بالا جملوں میں پایا جاتا ہی۔ متی ۲۴: اور ۱ تسلنیقیوں ۴: میں ایک ہی معنے میں مستعمل ہوا ہی۔

دوسرا لفظ اپوکالپسس ہی αποκαλυψις اور کشف کے معنے دیتا اور چار مرتبہ استعمال ہوا ہی (۱ قرنتیوں ۱: ۷ نیز ۲ تسلنیقیوں ۱: ۷ و ۱ پطرس ۱: ۷ و ۱۳ آیات) اور شاید ۱ پطرس ۴: ۱۳ میں بھی) یہہ لفظ ہمیشہ ایک ہی معنے رکھتا ہی یعنے ہمیشہ ہمارے خداوند کے آسمان پر سے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہی یعنے جب وہ آسمان پر سے اپنے مقدسوں کے ساتھ زمین پر انصاف کے لئے ظاہر ہوگا۔ مثلاً دیکھو ۲ تسلنیقیوں ۱: ۷ +

تیسرا اور آخری لفظ (ایپی فانایا) επιφανεια ہی اور نظر آنے یا دکھائی دینے کے معنے رکھتا ہی۔ یہہ لفظ ایک دفعہ ہمارے خداوند کی اول آمد پر مستعمل ہوا ہی جیسا ۲ تمطاؤس ۱: ۱۰ اور پانچ مرتبہ (معہ ۲ تسلنیقیوں ۲: ۸) جہاں یہہ لفظ پاروسیا (παρουσια) کے ساتھ مشترک ہو کر آیا ہی اُس کی مستقبل دید پر مستعمل ہوا ہی۔ اس کے ساتھ ہی یہہ کہنا واجب ہی کہ جب خداوند اپنی آمد کا اشتہار دیتا ہی مثلاً مکاشفات ۲۲: ۷ و ۱۲ و ۲۰ آیات میں وہ عام لفظ ارخومائی (ερχομαι) استعمال کرتا ہی یعنے "میں آتا ہوں" +

ایک مشکل درپیش ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر کوئی خداوند مسیح کی دید کی انتظاری کرے تو وہ اُس کے یک لخت عام طور سے نظر آنے کی اُمید نہیں رکھ سکتا کیونکہ کلام آلہی سے معلوم ہوتا ہی کہ پیشتر اس کے کہ وہ وقت آوے بہت سے حادثے وقوع میں آوینگے چنانچہ بموجب ۲ تسلنیقیوں کے ۲ باب کے ضرور ہی کہ گناہ کا شخص یعنے مسیح کا مخالف منظر میں ظاہر ہو اور اُس کا نمود تب ہی ہوگا جب پہلے قوم یہود اپنی مولوف زمین میں بحال ہو جاوینگی اور ہیکل از سرِ نو تعمیر کی جاویگی اور قربانیاں اور دینی خدمات مقرر ہو جاوینگی (دیکھو متی ۲۴: ۱۵ و دانیل ۹: ۲۶ و ۲۷ آیات نیز مکاشفات ۱۱ باب سے ۱۳ باب تک وغیرہ) علاوہ بریں ہمارے خداوند کے آنے سے پیشتر ضرور ہی کہ وہ مصیبت اعظم معہ اپنی تمام تکالیف کے دنیا پر صادر ہو +

پس کیا کلام آلہی کی تعلیم ایسی ہی ہی جیسے کہ پہلے ہم قرار کرتے ہیں کیا ایمانداروں کے حق میں لکھا ہی کہ وے خداوند مسیح کی آمد اور اُس کی دید یا ظہور کے منتظر ہیں (۱ قرنتیوں ۱: ۷) میں رسول فرماتا ہی "کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں بلکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کی راہ تکتے ہو"۔ یہاں پر جملہ "ظاہر ہونے" کے لئے اصلی زبان میں اپوکالپسن (αποκαλυψιν) ہی۔ پھر وہ تمطاؤس کو یوں لکھتا ہی "کہ تو اُس حکم کو بیداغ اور بے الزام ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے تک حفظ کر رکھ" (۱ تمطاؤس ۶: ۱۴) یہاں پر لفظ ایپی فانایا یعنے "نمود" (επιφανεια) مستعمل ہوا ہی۔ پھر رسول طیطس کو فرماتا ہی "اور اُس ہی مبارک اُمید اور بزرگ خدا اور اپنے بچانیوالے یسوع مسیح کے ظہور جلیل کی راہ تکیں" (طیطس ۲: ۱۳) یہاں پر بھی لفظ (επιφανεια) ایپی فانا یا آیا ہی۔ اب سوال یہہ ہی کہ آیا اُس زمانہ کے ایماندار یعنے کلیسیا زمین پر بود و باش کرتے رہینگے یا نہیں جب تک کہ مسیح کا ظہور نہ ہو۔ کلام آلہی کو عمیق غور سے مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ دو علیحدہ علیحدہ حوادث کا ذکر آیا ہی۔ اول یہہ کہ خداوند اپنے مقدسوں کو لینے آویگا اور دوم کہ وہ اپنے مقدسوں کے ساتھ آویگا۔ ۱ تسلنیقیوں کے ۳: ۱۳ اور اور بہت سے مقاموں سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ اپنے مقدسوں کے ساتھ



آویگا اور تسلنیقیوں کے ۴: ۱۵ سے ۱۷ تک سے ظاہر ہی کہ وہ اپنے ایمانداروں کو لیجانے آویگا۔ مقدس پولوس قلسیوں کے خط میں ہم کو صاف و صریح تعلیم دیتا ہی کہ خداوند مسیح کا اپنے مقدسوں کے ساتھ آنا اُس کے ظہورِ جلیل کے وقت ہوگا جب وہ آپ کو خاص و عام پر ظاہر کریگا۔ وہ فرماتا ہی کہ "جب مسیح جو ہماری زندگی ہی ظاہر ہوگا تو تم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر ہو جاؤگے۔" (قلسیوں ۳: ۴) ایسی حالت میں ضرور ہی کہ اُس کے ظہورِ جلیل سے پیشتر اُس کے مقدس لوگ اُس کے پاس اُٹھ گئے ہونگے۔

فی الحال مذکورہ بالا مشکل کو ایک طرف رکھکر تاکہ ہم اِس کو کامل طور سے حل کرسکیں ہم دریافت کرتے ہیں کہ آیا کلام کی تعلیم کے بموجب خداوند کی آمد اور مقدسوں کے اُٹھ جانے کے مابین کوئی حوادث وقوع میں آنے والے ہیں یا نہیں؟ یا یوں کہیں کہ آیا ایماندار کو لازم ہی کہ وہ ہر گھڑی اور ہر وقت خداوند مسیح کی انتظاری کرے؟

پہلے باب میں ہم نے خداوند کی تعلیم کا ذکر کیا ہی لیکن پھر ایک دفعہ اُس حقیقت کو پیش کرتے ہیں کہ کنواریوں اور توڑوں کی تمثیل سے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا مگر یہہ کہ وہ اچانک آویگا کیونکہ کنواریاں جو سو جاتی ہیں وے ہی ہیں جو اِس آواز سے بیدار کیجاتی ہیں کہ "دیکھو دولہا آتا ہی" اور نوکر جو توڑے پاتے ہیں وے ہی ہیں جن کا حساب اُس کے واپس آنے پر کیا جاتا ہی۔ اگر ہم تمام آیات کو جمع کریں جن میں وہ اپنے آنے کا ذکر کرتا ہی اُن تمام سے خداوند اپنے سننے والوں پر صاف روشن کرتا ہی اور قطعی طور سے کچھ شک باقی نہیں چھوڑتا کہ وہ کسی وقت آسکتا ہی بلکہ اُس وقت جب لوگ اُس کی انتظاری نہ کرتے ہوں (مرقس ۱۳: ۳۴ سے ۳۷ تک لوقا ۱۲: ۳۵ سے ۴۷ تک یوحنا ۲۱: ۲۰ و ۲۱ وغیرہ آیات)

مقدس پولوس بھی ایسی ہی پُر مضمون عبارت استعمال کرتا ہی۔ جب وہ قرنتیس کی کلیسیا کو ایمانداروں کے مضمون

کی قیامت کا حال لکھتا ہی وہ رُوح کے الہام سے نہایت خبرداری سے یوں تحریر کرتا ہی "دیکھو میں تمہیں ایک بھید کی بات کہتا ہوں کہ ہم سب سوئینگے نہیں پر ہم سب بدل جائینگے"۔ (۱ قرنتیوں ۱۵: ۵۱) اور تسلنیقیوں کے خط میں وہ یوں فرماتا ہی "کہ وے جو ہم میں سے خداوند کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے" (۱ تسلنیقیوں ۴: ۱۵)۔ لہذا یہہ صاف ظاہر ہی کہ لفظ "ہم" سے رسول آپ کو اُن میں شامل کرتا ہی جو ممکن تھا کہ خدا کی آمد کے وقت تک زندہ پائے جاتے اور اسلئے اُس کے علم کے بموجب کوئی حادثہ خداوند کے نزدیک اِس بات کے لئے مانع نہ تھا کہ وہ اپنے مقدسوں کو لیجانے کے لئے رسول کے جیتے جی آسکتا تھا۔ پطرس رسول بھی اِس مسئلہ کو بہت خوب سمجھتا تھا اور یہہ اِس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُس نے اپنی آگاہی کے لئے ایک خاص الہام پایا کہ وہ مر جائیگا (۲ پطرس ۱: ۱۵) کلام الٰہی کی آخر کتاب کے آخر اشتہار سے بھی صاف و صریح یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہی "یقیناً میں جلد آتا ہوں" (مکاشفات ۲۲: ۲۰)۔

ان قریب الفہم شہادتوں کی موجودگی میں بھی سوالِ اعظم باقی رہتا ہی کہ آیا مسیحی لوگ یعنے کلیسیا خداوند کے عام ظہور کے وقت زمین پر موجود ہوگی یا نہیں؟

اگر ہم متی کی انجیل کے ۲۴ باب کا قلسیوں کے خط کے نوشتہ سے مقابلہ کریں تو ہم اِس سوال کا صاف اور واضح جواب پاوینگے۔ متی کے ۲۴ باب میں ہم پاتے ہیں کہ اُن دنوں کی مصیبت کے بعد تُرت سورج اندھیرا ہو جاویگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اُس وقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹینگے اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کی بدلیوں پر آتے دیکھینگے اور وہ نرسنگے کے بڑے شور کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے اُس کے برگزیدوں

کو چاروں طرف سے آسمان کی اِس حد سے اُس حد تک جمع کرینگے" (۲۴: ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ آیات) یہاں پر خداوند کے ظہور کے وقت حوادث کی ترتیب پائی جاتی ہی اور ہر ایک پڑھنے والا دیکھ سکتا ہی کہ اول وہ مصیبتِ اعظم ہوگی۔ دوم آسمان کی قوتیں مضطرب ہونگی۔ سوم آسمان پر ابن آدم کا نشان ظاہر ہوگا۔ چہارم زمین کے گھرانے ماتم کرینگے۔ پنجم وے ابن آدم کو آتے دیکھیں گے وغیرہ اور مقدس لوگ زمین پر موجود پائے جائینگے جو یک جا فراہم کئے نہ گئے تھے۔ مگر قلسیوں کے خط میں ہم نے دیکھا ہی کہ "جب مسیح جو ہماری زندگی ہی ظاہر ہوگا تب تم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر کئے جاؤگے" (قلسیوں ۳: ۴) ایسا ہی ہم مکاشفات میں دیکھتے ہیں کہ جب مسیح کا ظہور عدالت کے لئے آسمان سے ظاہر ہوگا تو "آسمانی فوجیں صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گھوڑوں پر اُس کے پیچھے ہولیں" (مکاشفات ۱۹: ۱۱ سے ۱۴ تک) یہہ فوجیں کون ہیں؟ اُن کی پوشاک ایک نشان ہی اور ہمارے سوال کا جواب بھی ہی کیونکہ ۸ آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ "مہین کتانی لباس مقدس لوگوں کی راستبازی ہی" (راستبازی۔ یونانی میں ڈی کائی ومیٹا Dikaiomata)

صاف روشن ہی کہ وے برگزیدے جن کا ذکر متی کے ۲۴ باب میں ہی کلیسیا سے مراد نہیں رکھتے کیونکہ وے مقدس جن سے کلیسیا مشتمل ہی مسیح کے ساتھ جلال میں ظاہر ہونگے اور حقیقت میں جیسا اِس باب سے کافی و وافی طور سے ظاہر ہوتا ہی وے اسرائیلی برگزیدے ہیں یعنے یہود کا بقیہ جن کو خدا اپنی روح کے وسیلے اُس وقت کے لئے طیار کریگا جب خداوند جس کی تلاش وے کرتے ہونگے اچانک اپنی ہیکل میں آویگا (ملاکی ۳: ۱) پس یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ خداوند عیسیٰ اپنے ظہورِ جلیل سے پیشتر اپنے لوگوں کو لیجانے آویگا اور چونکہ وہ مخالفِ مسیح کو اپنے ظہور کی تجلی سے برباد کریگا (۲ تسلنیقیوں ۲: ۸) اُس کا مقدسوں کے لئے آنا مخالفِ مسیح کے برباد ہونے

اور حکومت کرنے اور اُس بڑی مصیبت کے پہلے ہوگا کیونکہ وہ بڑی مصیبت مخالفِ مسیح کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے چنانچہ ہم آگے بڑھ کر بیان کرینگے ✦

اب ایک اور بات کا بیان کرنا لازمی معلوم ہوتا ہے یعنے تمام وہ حوادث جن کی بابت نبوت ہو چکی ہے اور جن کی انتظاری خداوند کے ظہور سے پیشتر کی جاتی ہے خداوند کے قدیم لوگوں کے بحال ہونے اور گناہ کے شخص یعنے ہلاکت کے فرزند مخالفِ مسیح کے کاروبار سے علاقہ رکھتے ہیں اور نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ بموجب کلام الٰہی کی تعلیم کے حال کے وقت اور خداوند کے اپنے لوگوں کے واسطے آنے میں اور کوئی حادثہ باقی اور سدِ راہ نہیں ہے ✦

لہٰذا اب اس بات کا بیان کرنا ضرور بلکہ مناسب ہے کہ جس حال میں کہ جب مسیح ظاہر ہوگا اور ہم بھی اُسکے ساتھ جلال میں ظاہر کئے جاوینگے تو کیونکر نوشتوں میں یہہ کہا جاتا ہے کہ اُسکے ظہورِ جلیل اور نیز اُسکی آمد کی انتظاری کرتے ہیں؟ جب کبھی ذمہ واری کا ذکر کیا جاتا ہے تو خداوند کے ظہورِ جلیل کی طرف اشارہ ہوتا ہے نہ کہ اُس کی آمد کی طرف اور یہہ اس لئے ہے کہ جس حال میں ہماری ذمہ واری اُس زمین سے علاقہ رکھتی ہے تو ضرور ٹھہرا کہ زمین ہی پر بدلہ موجود کیا جاوے یعنے انعامات کی تقسیم زمین پر ظاہر کی جاوے۔ اِس بات سے ایماندار کی اُس انتظاری میں کہ خداوند اپنے لوگوں کے واسطے کسی وقت آسکتا ہے خلل نہیں پڑتا برعکس اِس کے اِس بات سے خداوند کے انتظام میں کہ وہ کس طرح اپنے لوگوں کی حکومت کرتا ہے نیا دانشمندانہ حکمت ہے اور یہہ بات ایک نیا طریقہ ظاہر کرتی ہے کہ خداوند کے تعلقات و کاروبار اپنے لوگوں کے ساتھ کامل ہیں۔ جب اِس جہان سے جدا ہونے پر تھا اُس نے اُن کو انعام دئے اور فرمایا "جب تک کہ میں واپس آؤں بیوپار کرتے رہو۔" (لوقا ۱۹: ۱۳) خادموں کی ذمہ واری اُس انعام کے استعمال میں جو اُن کے سپرد کیا گیا تھا اُس وقت سے تعلق رکھتی ہے جب وے اس زمین پر مسافر تھے اِس لئے جب خداوند زمین پر واپس آویگا تب اُن کی ذمہ واری کا نتیجہ ظاہر کیا جاویگا لیکن یہہ فقط انعامات کے استعمال کے بارے ہی میں نہیں کہ یہہ اصول قایم کیا جاتا ہے بلکہ ایماندار کی ہر قسم اور ہر طرح کی ذمہ واری کی نسبت بھی قرنتس کی کلیسیا کسی نعمت میں کم نہ تھی اور ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے ظاہر ہونے کی راہ تکتی تھی (۱ قرنتیوں ۱: ۷) اور تسلنیقا کے مقدسوں کی ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے دُکھوں کے مبارک اجر کی اُمید کھیں جو اُن کو اُس وقت حاصل ہوگا جب خداوند عیسیٰ اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ (۲ تسلنیقیوں ۱: ۷) اور تمطاؤس کو فرمایا جاتا ہے کہ "تو اُس حکم کو بیداغ اور بے الزام ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے تک حفظ کر رکھ"۔ (۱ تمطاؤس ۶: ۱۴) کیونکہ یہہ اُسی وقت ہوگا "جب وہ آویگا کہ اپنے مقدسوں سے جلال پاوے اور اپنے سب ایمانداروں میں تعجب کا باعث ہوگا"۔ (۲ تسلنیقیوں ۱: ۱۰) اور یہہ اُسی وقت ہوگا کہ مقدسوں کی راہ اور بیوپار کا نتیجہ اور اُن کا اجر جب وے اِس دنیا میں سفر کرتے تھے عام طور سے ظاہر کیا جاویگا۔ یہہ ایماندار کی خدمت کی کامیابی اور اختتام اور اجر کا وقت ہوگا نیز یہہ وہ وقت ہوگا جب خداوند عیسیٰ کے حقوق سب کے روبرو مشتہر کئے جاوینگے اور راست ٹھہرینگے اور جلال پاوینگے پس نتیجہ یہہ نکلا کہ اِس وجہہ سے کہا جاتا ہے کہ ہم اُس کے ظہورِ جلیل سے محبت اور اُلفت رکھتے ہیں (۲ تمطاؤس ۴: ۸) ✦

لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند اپنے مقدسوں کو لیجانے کے لئے اپنے ظہورِ جلیل سے پیشتر آویگا اور یہہ بات ہم نے نوشتوں سے ثابت کی ہے اور ہم اُس کی اُس آمد کی طرف ایمانداروں کی توجہہ کو راغب کرتے ہیں۔ یہہ ہماری اُمید کی حقیقی اور لازمی غرض ہے۔ جب ہمارے دل اُس سے مرغوب ہوتے ہیں تب ہم بڑی آرزو سے اُس وقت کی انتظاری کرینگے جب وہ اپنے قول کے موافق ہم کو اپنے پاس لیجانے کے لئے آویگا تاکہ جہاں وہ ہے ہم بھی ہوویں۔ (یوحنا ۱۴: ۳)

یہہ عیسائیوں کی حقیقی حالت ہے۔ جیسا فسح کی رات قوم اسرائیل کا حال تھا کہ اُن کی کمریں کسی ہوئی جوتے پہنے ہوئے ہاتھوں میں لاٹھی لئے ہوئے روانہ ہونے کے لئے حکم کے منتظر تھے بہت ضرور ہے کہ ہم بھی ہمیشہ طیار پائے جائیں ہماری کمریں کسی ہوں اور ہمارے چراغ جلتے رہیں اور ہم منتظر پائے جائیں کہ ہمارا خداوند کب آسمان سے دھوم اور مقرب فرشتے کی آواز کے ساتھ اور خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے نزول فرماویگا۔ کہ ہم کو اِس منظر سے لیجاوے تاکہ ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔ کیا ہمیشہ ہماری ایسی حالت ہے یا نہیں؟ کیا ہم دن کو اِس خیال سے شروع کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ رات سے پہلے ہم اُس کی حضوری کی تجلی میں اُٹھائے جائیں؟ سوتے وقت کیا ہم اِس بات کو یاد رکھتے ہیں کہ صبح کے طلوع سے پہلے شاید ہم اپنے بستروں پر سے اُٹھائے جائیں؟ کیا ہمارے سارے کاروبار اور تعلقات ایسے ٹھیک ہیں کہ اگر ہم کو ایک منٹ کے بعد خداوند کے ساتھ جانا ہو تو ہم اُن میں کچھ تبدیلی کے خواہاں نہ ہونگے؟ کیا تمام ہمارے ارادے اور شغل ایسے طور سے شروع ہوتے اور اختتام کو حاصل کرتے ہیں کہ صاف نظر آتا ہے کہ یہہ عجیب اُمید ہمیشہ ہماری آنکھوں کے روبرو ہے؟ اگر ایسی حالت سے کچھ بھی کم ہو تو ہرگز ہرگز اُن کو غفلت اور آرام نہ کرنا چاہئے جو خداوند کی آمد کی انتظاری کے خیال میں زندگی بسر کرتے ہیں وہ اپنے فضل سے آپ ہی اُس مبارک حقیقت کی تمام تاثیروں اور نتایج کی طرف ہماری رہبری فرماوے کہ یہہ مبارک اُمید ہم کو زیادہ زیادہ اُن تمام چیزوں سے جو اُس کو ناپسند ہیں جدا کرے اور کاش کہ وہ خود جو صبح کا نورانی ستارہ ہے اپنی تمام خوبصورتی اور تجلی میں ہم پر جلوہ گر ہو اور ہمارے دلوں اور خیالوں کو اپنے

تصرف اور قبضہ میں لیوے۔" تھوڑی دیر اور ہے" آ اے نجات دہندہ آ۔ تیری دلہن نے تیرے واسطے مدت تک انتظار کیا ہے اپنی بیچارے منتظر جاریوں کو اپنے گھر لیجا تاکہ وے نیا اور جاویلا گیت گاویں اور تیرے جلال کو دیکھیں اور ہر ایک بات میں تیرے ہمشکل ہوویں۔" +

مراسلات

ولایتی مشنری اور دیسی کلیسیا

آج کل یہہ مضمون نہایت غور طلب ہے پریس کی آزادی خواہ وہ کسی حد تک محدود ہی کیوں نہ کی گئی ہو پر اہل الرائے کو یہہ دعوت دیتی ہے کہ کاغذ قلم میز پر ہے بلا روک ٹوک اپنا مافی الضمیر ظاہر کیجیے مشنریوں کی عنایتوں نے ہم کو نہ صرف نجات دہندہ ہی تک پہنچایا بلکہ اپنی ذہنی طاقتوں کو ہمارے اوپر صرف کرکے ہم کو اس قابل کر دیا ہے کہ اپنی قوت ناطقہ کو وسعت دیں پریسٹیروں اور سنڈوں میں ہمکو ممبری کی حیثیت دیکر سکھایا کہ کیونکر سوچ بچار کرکے منہہ سے بات نکالنا چاہیے اُنہوں نے ولایت سے اسقدر دور و دراز سفر طے کرکے ہمارے اندھستان (ہندوستان) کو خدا کی روح کے وسیلہ سے نصارستان بنایا وہ صرف اسی بات پر قانع نہیں رہے کہ شہروں اور قصبوں میں خدا کا کلام سناویں اور جو ایمان لاوے اُسے بپتسمہ دیکر بے والی وارث چھوڑیں بلکہ پطرس کی مانند اُن کی مدد بھی کی یعنی اُن کی دنیوی دستگیری اپنے لائے ہوئے روپیہ سے کی اگر وہ چاہتے تو ہو سکتا تھا کہ بڑے صدر شہروں کے قرب وجوار میں سولیئن یورپین حکام کے پہلو بہ پہلو عمدہ اور پختہ کوٹھیاں بنا کر بود و باش اختیار کرتے اور بس۔ لیکن اُنہوں نے جابجا مسیحیوں کو جمع کیا اور کلیسیاؤں کی بنیاد ڈالی جو لوگ اُنکی منادی سے موثر ہوکر اپنی برادری سے خارج ہوئے اُن کو پاک برادری بنا دیا اُن کو اکیلا نہیں چھوڑا مزید براں یہہ بھی کیا کہ اُنہیں مسیحیوں میں سے انتخاب کرکے بعض کو اپنی مددگاری پر علم الٰہی کی خود تعلیم دیکر کیٹی کسٹ لائسنشیٹ پریچر بنایا اور بعض کو بائبل کی تعلیم دیکر مشن اسکولوں میں ٹیچری کرنا بتایا اُن کے واسطے معقول تنخواہیں مقرر کیں جہاں تک ممکن ہوا سرکاری محکموں میں سفارش کرکے بعض کو پولس افسر بعض کو سرشتہ دار قانون گو کلرک وغیرہ بنوا دیا بہتیرے ورک شاپ میں اُن کی چٹھیوں کی بدولت کام کرنے لگے غرض بہر طور دینی اور دنیوی احسانوں کا بوجھ ہمارے دونوں کندھوں پر لاد دیا جس کے عہدہ شکر سے ہم کبھی باہر نہیں آسکتے چہ جائیکہ ہم اُن پر کسی طرح کا الزام لگائیں چھوٹا منہہ اور بڑی بات ہیہات ہیہات ہم دیسیوں کو نچاہیے کہ اور سکتے اور نیشنل کانگرسی ممبروں کی مانند گستاخی اور زبردستی سے جا و بیجا حقوق مانگنے لگیں کیا کوئی بھی ایسی بات ہے جو ادب اور فروتنی سے حاصل نہیں ہو سکتی ہماری رائے میں وقت نازک ہے اور ہندوستان کا ملک برادر کُش بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو ساس بہو کو بیٹی ماں کو مار ڈالنے کو طیار ہے نیٹو پریچر ابھی تک اُس قوت سے ملبس نہیں ہوئے ہیں کہ بھیڑوں کی مانند بھیڑیوں میں جائیں اور بغیر کھال اُتروائے گھر کو سلامت واپس آئیں کون سا مقدمہ عدالت میں جا سکتا ہے جس میں بزرگ مشنری ہماری مدد نکریں ہم دست بدعا ہیں کہ خدا و ند مسیح وہ دن دکھائے جبکہ عدالتوں میں ہم بولنے والے نہوں بلکہ باپ کی روح۔ پس اگر ابھی تک پہلی ہی منزل ختم نہیں کر چکے تو واجب نہیں کہ ڈگ بڑھا کر کسی ایسی منزل میں قدم ماریں جہاں ہمارے وہم و گمان کا بھی گذر نہو + ہم بدل و جان چاہتے ہیں کہ آزاد ہو جائیں مگر اس سے ہمارا یہہ مقصد نہیں کہ اونٹ کی مہار جاتی رہے یا گھوڑے کی لگام ٹوٹ جائے بلکہ خدا کی خدمت کیواسطے خود انکاری کرنے کی قید سے چھوٹ جائیں اتوار کو چندہ نہ دینے کی بُری عادت سے آزاد ہو جائیں خدا کا کلام پھیلانیکی سستی سے باز آئیں یہہ ہے آزادی جس میں سیلف سپورٹ کی معراج کا خواب نظر آتا ہے +

راقم

کیدار ناتھ

قادیانی اخبار الحکم

نمبر ۲۰ و ۲۱ میں کسی میاں عبد السبحان صاحب نے مولوی نورالدین صاحب سے استفسار کیا ہے۔ کہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے حواری ہر ایک عیب سے بری ہیں مگر انجیل میں حواریوں پر کئی قسم کے عیب لگائے ہیں۔ اس کے جواب میں مولوی نورالدین صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اسماء کا اشتراک کبھی ہو جایا کرتا ہے۔ اور اس سے عوام کو ایک قسم کا مغالطہ سا لگ جاتا ہے۔ جیسا کہ روافض کا علی اور ہے اور اہل السنت والجماعت کا علی مرتضیٰ اور ہے الخ اسی طرح سے یہہ بھی شرکت فی الاسما ہو گئی ہے۔ ورنہ وہ مقدس انسان (مسیح جس کا ذکر قرآن میں ہے) اور ہے اور انجیلی مسیح خدا جانے کون شخص تھا۔ اسی طرح سے اُس کے حواری بھی اُس کے ہمشکل تجویز کرتے گئے الخ اب مولوی صاحب موصوف سے میں باادب دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ روافض اُس علی کو مانتے ہیں۔ جو آپ کے پیغمبر محمد صاحب کا اصحاب اور داماد تھا۔ یعنے اُس کا عقد فاطمہ بنت محمد سے ہوا تھا۔ اُس کے دو بیٹے حسن اور حسین تھے جو کربلا میں یزید کی فوج سے مارے گئے۔ اور جہاں تک اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی یعنے اہل سنت والجماعت اُس علی

کو مانتے ہیں جو آپ کے پیغمبر محمد صاحب کا اصحاب اور داماد تھا اُس کے بھی دو بیٹے حسن اور حسین فاطمہ بنت محمد سے ہوئے تھے اور یہہ دونو بیٹے یزید کی فوج سے کربلا میں مارے گئے۔ حقیقتاً یہہ ایک عجیب نشارک اسما ہے۔ چونکہ آپ محمدی مذہب کے ایک جید عالم ہیں اس لئے آپ نے ضرور خوب تحقیق سے لکھا ہوگا۔ کہ اصل میں دو علی ہیں۔ اور نشارک اسما سے غلطی لگ گئی ہے۔ مگر کیا جناب آپ کے پیغمبر محمد صاحب کی دو لڑکیاں فاطمہ نام کی تھیں یا ایک۔ اگر دو تھیں تب تو معاملہ ہی صاف ہے۔ آپ کسی حدیث یا قول میں دکھا دیوں کہ نبی عرب کی دو بیٹیاں تھیں اور دونوں کا نام فاطمہ تھا۔ اور اگر ایک بیٹی فاطمہ نام تھی تو اُس کا عقد دو شخصوں سے کیسے ہوا۔ اور اُس کا نام علی تھا۔ اور اس پر تعجب یہہ ہے کہ دونوں کے دو دو بیٹے دونوں کا نام حسن حسین اور دونوں کربلا میں یزید سے مارے گئے +

شاید مولوی صاحب کا مطلب یہہ ہوگا۔ کہ روافض کسی علی کو مانتے ہیں۔ اور غلطی سے محمد صاحب کا اصحاب اور داماد وغیرہ ماننے لگ گئے ہیں۔ مگر سچ پوچھو تو یہہ نقطہ مولوی صاحب پر قادیاں ہی میں کھلا ہے۔ اِس سے پیشتر کسی محمدی کو یہہ معلوم نہیں ہوا تھا۔ جناب مولوی صاحب محمد بھی دو مان لو اور جس طرح سے روافض اور اہل سنت کا ایک ہی علی کو ماننا آپکے قیاس میں نہیں آسکتا۔ اس طرح سے دونوں کا ایک ہی محمد کو ماننا قیاس میں نہیں آسکتا۔ اِس لئے کہ روافض کا محمد بھی ویسا ہی تھا۔ جیسا اُس کا علی!!! واہ مولوی صاحب اسی بنا پر اور ایسے ہی نشارک اسما پر آپنے دو مسیح یعنے ایک قرآنی مسیح اور ایک انجیلی مسیح مانا ہے۔ اصل میں آپ کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ آپ لوگ میدان مباحثہ سے شکست کھاکر بہت دور جا رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگیا۔ کہ علی کو راستباز ثابت کرنا مشکل ہے۔ لہذا علی کے وجود سے انکار کر دیا۔ اور کسی فرضی علی راستباز کو ماننے لگ گئے۔ اسی طرح سے مسیح خداوند کی ابنیت سے انکار کرنے کے لئے آپ کو گریز کی کوئی راہ نہ سوجھی سوائے اس کے کہ انجیلی مسیح سے بالکل ناواقفی کا اظہار کریں۔ لیکن ذرا غور سے دیکھیں تو آپ نہ صرف علی اور مسیح سے ناواقف بنا چاہتے ہیں۔ بلکہ محمد اور قرآن کو بھی اجنبی ٹھہراتے ہیں اور اُن کی تابعداری آپ کو منظور نہیں ہے۔ اِسلئے کہ قرآن مسیح کی نسبت یہہ کہتا ہے۔ کہ نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ پھر۔ اہل کتاب یعنے عیسائیوں کو مخاطب کرکے قرآن کہتا ہے کہ خدا تین نہ کہو۔ پھر کہتا ہے۔ کہ مسیح عیسی مریم کا بیٹا اور اللہ کا رسول ہے۔ پھر خدا عیسیٰ سے قیامت کے دن پوچھیگا۔ کہ تو نے کہا تھا۔ کہ مجھے معبود بناؤ۔ وغیرہ وغیرہ +

اب مولوی صاحب ذرا غور فرماویں کہ نصارا لوگ جو محمد کے زمانہ میں تھے۔ کس عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتے تھے (اور عیسیٰ[1] اور مسیح ایک ہی شخص کا نام ہے۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کیا اُسی کو جس کو قرآن رسول کہتا ہے۔ کہ نہیں۔ ضرور اُسی کو کیونکہ کسی اور مسیح کو تو آپ جانتے ہی نہیں ہیں۔ اور کس مسیح سے قرآن کا خدا سوال کریگا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھے معبود بناؤ۔ کیا اُس سے نہیں جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اور جس کی بابت لکھا ہے کہ نصاریٰ اس کو معبود یا ابن اللہ مانتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ قرآن اور محمد صاحب صاف گواہی دیتے ہیں۔ کہ جس شخص کو محمدی۔ رسول مانتے ہیں اُسی کو نصاریٰ ابن اللہ کہتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کے لئے یہہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کہ قرآن کا مسیح رسول عیسائیوں کا ابن اللہ ہے۔ مگر حقیقتاً آپ نہ تو قرآن کو مانتے ہیں اور نہ حدیث کو اِس لئے کہ وے آپ کے اِس بیان کے مخالف ہیں اور عیسائیوں کو مولوی صاحب پر ڈگری دلاتے ہیں اِس لئے گو مولوی صاحب مُنہہ سے تو انجیلی مسیح کے منکر ہیں مگر حقیقتاً قرآنی مسیح اور قرآن اور محمد سے بھی منکر ہیں۔ اگر کسی کو مسطورہ بالا اجمالی بیان سے تشفی نہو تو میں مفصل لکھنے کو تیار ہوں +

فتح مسیح - از فتحگڈھ

سمر سکول جہلم

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے کہ میں اپنا قلم دربارہ التفات مشنری اُٹھانے لگا۔ ہماری اِس مشن کا دستور ہے۔ کہ سال میں ایک مہینہ تعلیم متعلقہ بائبل یعنے دینی ہوا کرتی ہے۔ جس میں کہ متعلقین مشن اَوٹ سٹیشن - (Out station) کے عیسائی بھی فراہم ہوا کرتے ہیں +

اِنتظام تعلیم جو کہ امسال استعمال میں لائے گئے درج کئے گئے ذیل میں مذکور ہیں پڑہائی کلاس (Class) وار ہوتی رہی تین کلاسیں (Classes) مستورات کے لئے اور ایک کلاس (Class) مردوں کے لئے اور ایک چھوٹے بچوں کے لئے مقرر کی گئی +

ہماری معزز یورپین مہربان ٹیچر (Teacher) اپنی علو ہمتی اور بڑی جانفشانی سے محض ہماری تعلیم اور بہبودی کے لئے اپنا بیش قیمت وقت صرف کرتے رہے۔ اثنائے تعلیم میں ایسے عمدہ طریق سے ہر ایک مضمون ادا کئے جاتے تھے کہ ہر ایک مرد و زن اور بچہ بچہ اپنے رئیل سبجیکٹ (Real Subject) کو اچھی طرح سمجھ لیتے تھے۔ باہمی اطوار تعلیم ریگولرلی (Regularly) ایک ماہ تک برابر ہوتی رہی ازاں بعد اختتام تعلیم رسم امتحان پوری کی گئی جس میں کہ سمر سکول (Summer School) کے ہر ایک ممبر (Member) نے اپنے سوالات کے جوابات پورے طور سے ادا کئے۔ جس کے لئے پہلے ہی سے اولوالعزمی کے ساتھ تیار کئے گئے تھے۔ بعدہُ ایک جلسہ بوقت شام منعقد ہوا جس میں کہ تمام مسیحی بھائی معہ عیال و اطفال اور چند بہنیں بھی شریک تھیں +

[1] دو آدم ہیں علی ... اور مسیح ایک ہی شخص کا نام ہے اور مجھے اُمید ہے کہ کوئی محمدی اس سے انکار نہ کر سکتا ملکہ مولوی نورالدین صاحب بھی اسکو مانتے ہیں دیکھو اخبار الحکم نمبر ۱۰-۱۱ اس میں عیسے اور مسیح ایک شخص کے نام لکھے ہیں +

اس شہر کا بر لب دریائے (جہلم) واقع ہونا فضیلت کا باعث ہے۔ خیر میں اِس امر میں زیادہ زور نہیں دینا چاہتا۔ کیونکہ جن احباب نے اِس شہر کا ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ اور دریا کی سیر کا حظ اُٹھایا ہوگا۔ وہ بخوبی واقف ہوں گے۔ ترجیح جلسہ اور بھی اس واسطے کی جاسکتی ہے۔ کہ جلسہ مذکورہ بالا میں تمام مسیحی معہ اپنے مہربان یورپین ٹیچرز (Teachers) کے کشتیات پر سوار ہو کر ایک قطعہ خشکی پنجابی (بیلی) پر جو کہ دریا کی دو شاخوں کے درمیان واقع تھی پہنچے ایک تو شام کا وقت دوسرے سیر کشتی تیسرے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا سر اڑانا اور اُس وقت روحانی زبور اور غزلات کا گانا۔ اور چوتھے صاحبان انگریزی کی نظرِ التفات کا پڑنا الہی لطف دکھا رہا تھا۔ اور ایک جوش عظیم پیدا کر رہا تھا۔ کہ ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ اہل لا بیان خوشی سے اپنا اپنا خیر (Share) لے رہا تھا۔ ساتھ ہی طرفہ یہہ کہ روح اور جسم ہر دو کو تازگی بخشنے والے لوازمات تھے۔ یعنے روح کو فرحت بخش روحانی زبور اور غزلیں جو کہ بڑے جوش و خروش اور خوش الحانی کے ساتھ گائے گئے موجود تھے اور جسم کو تازگی دینے والی خوردنی اشیاء موجود تھیں + علاوہ ازیں ہر ایک کو عمدہ تحفہ جات عطیہ کے وعدے دیئے گئے جو کہ اسناد سرٹیفکیٹ (Certificate) اور دیگر کتب سے تھی۔ تھوڑی ہی مدت کے بعد ایفاء وعدہ ہوئے +

اب ہم تہ دل سے یورپین مشنری صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ وہ محض ہماری بہبودی اور بہتری کے لئے بہت عمدہ اور مناسب وسائل استعمال کرتے ہیں بیشک خداوند اِس محنت کا ثمرہ دئے بغیر نہ رہے گا۔ اور ہم اِن عنایات کو کیونکر فراموش کر سکتے +

اے خداوند آج کل جو سرکشیاں اور ناشکر گذاریاں ہم سے وقوع میں آتی ہیں اُن کی بیخ کنی کر + اور اے خداوند کل بیجوں کو آسمانی برکات سے مالا مال کر تاکہ ہم کمال شکر گذاری سے تیرے نام کی ستایش کرتے ہوئے انجیل جلیل کی بشارت دیویں اور اے باپ وہ دن جلد آوے کہ ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہو۔ اور ہمارے کام میں تیس اور ساٹھ اور تیس گناہ پھل لانے والی برکت ہو +

میں ہوں آپکا نیازمند یکے از حاضرین جلسہ

مختلف تپسیٔ +

ہندوؤں کا ایک عام یقین ہے کہ جسم کو تکلیف دینے سے دیوتا بڑا خوش ہوتا ہے۔ ان کے سنیاسی بھی بہت طرح سے اپنے جسم کو دُکھ دیتے ہیں ہم اُن میں سے چند کا بیان کرتے ہیں +

(۱) اُردھ باہو۔ یہہ وے سنیاسی ہیں جو اپنے ایک یا دونوں ہاتھوں کو اوپر کی طرف اُٹھائے رکھتے ہیں اُس حالت میں اُن کے ہاتھ بالکل سوکھ جاتے ہیں اور کام کے لایق نہیں رہتے۔ ناقص ہو جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ناظرین میں سے کتنوں ہی نے ایسے اُردھ باہوؤں کو دیکھا ہوگا +

(۲) اکاس مکھی۔ یہہ لوگ ہمیشہ اپنے منہ آسمان کی طرف رکھتے ہیں +

(۳) ناکھی۔ یہہ لوگ لمبے لمبے ناخن رکھتے ہیں۔

(۴) ٹھاڑیشوری۔ یہہ لوگ ہر وقت کھڑے رہتے ہیں اِسی حالت میں روٹی کھاتے اور سامنے کسی چیز کو پکڑ کر سو جاتے ہیں +

(۵) اُردھ مکھی۔ یہہ لوگ کسی درخت کی ڈال کے ساتھ اپنے پاؤں باندھ لیتے ہیں اور ٹانگیں اوپر لٹکا کر نیچے کی طرف سر کر کے لٹکے رہتے ہیں اور سر کے نیچے زمین پر آگ رکھتے ہیں اور اوپر کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ چونکہ وہ اوپر کی طرف دیکھتے ہیں اس لئے اُنکو اُردھ مکھی کہتے ہیں +

(۶) پنچ ادھوتی۔ یہہ لوگ اپنے گرد پانچ دھونیاں جلا کر بیچ میں خود بیٹھ کر تپسیا کرتے ہیں +

(۷) سونی۔ یہہ لوگ خاموش رہتے ہیں اور بات نہیں کرتے اگر کچھ کہنا ہو تو اشاروں سے بتاتے ہیں میں نے ایک مونی کو دیکھا تھا کہ وہ سلیٹ پر لکھ کر اپنے خیالات بیان کرتا تھا۔ بعض وقت جو میرا اُس کا مباحثہ ہوتا تھا تب بھی وہ سلیٹ پر لکھ کر جواب دیتا تھا یہہ شخص سنسکرت میں بہت ہوشیار تھا +

(۸) جل شیّی۔ یہہ لوگ شام سے صبح تک یعنی رات بھر اپنے آپ کو پانی میں ڈالکر تپسیا کرتے ہیں۔ گویا پانی اُن کی شیّا یعنے بستر ہے +

(۹) جلدھرا۔ یہہ لوگ ایک گڑھا کھود کر اُسی کے بیچ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اوپر چھاننی کی طرح کوئی پانی کا برتن رکھ لیتے ہیں جس کے اوپر ان کے چیلے پانی ڈالتے رہتے ہیں اور پانی کی دھاریں اُس کے اوپر گرتی رہتی ہیں۔ یہہ تپسیا بھی رات ہی کو ہوتی ہے سخت جاڑے میں بھی یہہ تپسیا کرتے ہیں +

(۱۰) کڑے لنگی۔ یہہ لوگ ننگے رہتے ہیں اور اپنے اعضائے تناسل پر لوہے کے کڑے ڈالے رہتے ہیں +

(۱۱) پھلاری۔ جو لوگ اناج نہیں کھاتے اور پھل وغیرہ پر گذارہ کرتے ہیں ان کا نام پھلاری ہے +

(۱۲) دودھادھاری۔ یہہ لوگ صرف دودھ پی کر گذر کرتے ہیں +

(۱۳) الونا۔ یہہ لوگ نمک نہیں کھاتے +

اودھوتانی

جب کوئی عورت سنیاسی بنتی ہے تو اُس کو اودھوتانی کہتے ہیں۔ سنیاسی مردوں کی طرح یہہ بھی بھبوت ملتی بھگوا پہنتی۔ تیرتھوں میں پھرتی اور بھیک مانگ کر گذارہ کرتی ہیں۔ صرف مذکر سنیاسیوں کی پنگت میں نہیں بیٹھ سکتیں (جب بہت سنیاسی اکٹھے ہو کر کھانا کھاتے ہیں تو اس جماعت کو پنگت کہتے ہیں) سنیاسی لوگ عورت کو منتر نہیں دیتے

اِس لئے اردو دھوتانی کی گرنی اردو دھوتانی ہی ہوتی ہی۔ اردو دھوتانی دیوی کے برابر شمار کی جاتی ہی۔ دیکھو منڈمالا تنتر +

ٹھیکر ناتھ

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ٹھیکران کیا ہوتی ہیں۔ یہہ لوگ مٹی کے ٹھیکرا ہاتھ میں لے کر بھیک مانگنے نکلتے ہیں اِس لئے اُن کا نام ٹھیکر ناتھ ہی۔ یہہ اپنی پیشانی پر سیاہی اور سیندور لگا کر ایک ڈراونی صورت بناتے ہیں۔ ہاتھ کے اور کسی درخت کے پتے یا ٹھیکرا اُس کے دو ٹھیکر ارکھتے ہیں اور اُس کے اوپر آگ جلا کر اُس میں گھی اور تیل ڈالتے جاتے ہیں۔ وے اپنے پاس لوہے کی زنجیر اور چمٹا اور سیخ رکھتے ہیں اگر کوئی بھیک دینے سے انکار یا دیر کرے تو وہ اُن لوہے کی چیزوں کو اس آگ پر گرم کر کے اپنے بدن پر داغ لگاتے ہیں +

یہہ لوگ بھیروں کی پرستش کرتے ہیں۔ شراب گوشت وغیرہ استعمال کرتے ہیں اور چھوٹی بڑی ہر ایک ذات کی روٹی کھاتے ہیں اور سنیاسی لوگ اُن کے ساتھ کھانا پینا نہیں کرتے۔ یہہ لوگ آبو۔ گرنار۔ کچھ اور گجرات کی طرف زیادہ تر نظر آتے ہیں +

سربھنگی

یہہ لوگ ذات پات کچھ نہیں مانتے ہر ایک کے یہاں سے کھا لیتے ہیں۔ یہہ لوگ اگھوریوں کی طرح ہڈی اور انسان کی کھوپری اپنے پاس رکھتے ہیں اور گندی گندی چیزیں ساتھ رکھتے ہیں اُن میں سے بعض اپنے آپ کو اگھوری بتاتے ہیں۔ اور اوردس نامی سنیاسی لوگ اِن سے بڑی نفرت رکھتے ہیں اور اُن کے ساتھ کچھ برتاؤ نہیں رکھتے +

کہاوت ہی کہ سربھنگی مت کے قائم کرنے والا برہمن سے لیکر حلال خور تک کی روٹی مانگ کر لاتا تھا اور چلو میں پانی لیکر اُس پر منتر پڑھتا تھا اور اُس پانی کو روٹیوں پر چھڑکنے سے ہر ایک قوم کی روٹیاں علیحدہ علیحدہ ہو جاتی تھیں اور وہ اُن میں سے برہمن کے گھر کی روٹی چن کر کھاتا تھا +

تیاگ سنیاسی

تیاگ سنیاسیوں نے سب کچھ تیاگ دیا ہی۔ کسی کے دروازہ پر مانگنے نہیں جائینگے اگر کچھ دیدو تو کھا لینگے ورنہ بھوکھے رہیں گے اگر پہننے کے لئے دو تو پہن لینگے ورنہ ننگے رہ جائینگے +

لیکن یہہ لوگ جلد اس قدر مشہور ہو جاتے ہیں کہ لوگ اُن کو بڑے مہاتما کر کے ماننے لگتے ہیں۔ سو کسی چیز کی کمی اُن کو نہیں رہتی۔ لوگ بڑی بھگتی سے عمدہ عمدہ چیزیں لا کر اُن کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور تیاگ سنیاسی سب کچھ مزے سے استعمال کرتے ہیں +

راقم

پادری۔ بی۔ بی۔ رائے۔ از ناہن

سلک خیالات

ڈاکٹر مینل کی نصیحت کے بارے میں اُن کا مشکور ہوں لیکن بے ادبی معاف میں آپ کے دلائل میں کوئی وزن نہیں دیکھتا۔ آپ دلی زبان سے گویا برملا مانتے ہیں کہ مشنری صاحبان کئی ایک امورات میں نکتہ چینی کئے جانے کے قابل ہیں اور موجودہ بُرے طریقوں کے واسطے ملزم ٹھہرائے جانے کے مستحق ہیں اور کہ "بجائے خادمان کلیسیا ہونے کے مشنری حاکمان کلیسیا بن بیٹھے ہیں" لیکن آپ کا منطق یہہ ہی کہ چونکہ "دیسی صرف زبانی نکتہ چینی سے بڑھ کر کچھ نہیں کر سکتے اِس لئے ہم اُن کی نہ سُنینگے نہ اپنی غلطیوں کی اصلاح کرینگے نہ اپنے طریقوں کو سدھارینگے اور غلطی پر غلطی کرتے چلے جائینگے"! کیوں صاحب یہی ہی نہ آپکا منطق +

میں مانتا ہوں کہ "دیسی مسیحی کلیسیا ابھی کمزور اور کچی ہی" میں اس سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ "بہت سے ایسے لوگ کلیسیا میں داخل ہوتے ہیں جو کہ مسیح کی تلاش میں نہیں بلکہ نوکری یا عزت کے متلاشی ہیں یا کہ دے کسی اور دُنیاوی لالچ کی اُمید میں ہیں"۔ بلکہ میں اُس سے بھی ایک قدم آگے بڑھتا اور کہتا ہوں اور خدا جانتا ہی کہ میں کیسے درد اور محبت سے یہہ الفاظ لکھتا ہوں کہ بعض ایسے لوگ کلیسیا میں مسیحی خدمت پر مامور ہیں جب کے وہ ہرگز ہرگز لائق نہیں اور جن کی بلاہٹ مشن کے روپیہ میں ہی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ صاحب کس نے رپورٹیں بھرنے کی خاطر جلد بازی سے بپتسمہ دیئے اور کس نے باوجود دیسیوں کی ناراضامندی اور مخالفت کے اپنے منظور نظروں کو مسیحی خدمت پر مامور کیا لیکن یہاں بھی وہی پہلا منطق صادق آتا ہی کہ چونکہ دیسی مسیحی ابھی اپنے پادری رکھ نہیں سکتے ہم جسے چاہیں گے بپتسمہ دینگے۔ اور چونکہ روپیہ ہماری ولایت سے آتا ہی ہم جسے چاہیں۔ پادری یا استاد بنا دینگے۔

"ہمیں دکھلاؤ کہ آپ کیا کر سکتے ہیں"؟ بھلا میں اس سوال کا کیا جواب دوں؟ کیا سب دیسی نالائق ہیں؟ کیا سب مشن کے ملازم حرام خور ہیں؟ کیا جو کچھ کام اب تک ہوا ہی وہ انگریزوں ہی نے کیا ہی؟ کیا آزاد پیشہ مسیحی خدا کے لئے کچھ کام نہیں کرتے؟ اِن سوالوں کا جواب ڈاکٹر مینل خود ہی دیں؟ میں تو اپنے چاروں طرف نظر ڈالکر جب دیکھتا ہوں کہ دیسی مسیحی کیا کیا کام کر رہے ہیں تو دل سے خدا کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں۔ میں تو ایسے ایسے مسیحیوں سے ملتا ہوں جو کچہریوں اور ہسپتالوں اور دفتروں میں وہ وہ کام کر رہے ہیں جو ہمیشہ مشنری اپنی وعظوں اور منادی صبح و شام زور زور کی منادی سے کر نہیں سکے اور میں اِن باتوں کے لئے خدا کا شکر کرتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ دیسیوں نے ابھی اور بھی بہت کام کرنے ہیں اور جب حیثیت کر بھی رہے ہیں اور خدا کے فضل سے اور بھی زیادہ کرینگے۔ خدا کا روح بیشک کام کر رہا ہی۔ ہم فضل سے فضل تک ترقی کرینگے اور دیکھینگے کہ خدا کا روح ہمیں دیسیوں سے کیا کیا کام نہیں



جب کبھی میں انگریزوں سے سنتا ہوں کہ "ہم انگریز صاحبوں نے یہہ کیا تھہ دیسیوں نے کیا کیا" تو میرا دل جوش سے بھر آتا اور میں کہتا ہوں کہ یہہ تو خودی - اسی سے کام میں برکت نہیں صاحب انگریز کون اور ہندوستانی کیا ہی؟ یہہ تو خدا کا روح ہی جو خود اپنا کام سرانجام دے رہا ہی - کام کرنے والا تو خود خدا ہی - ہم تو صرف ظرف ہیں جن میں اُس کا فضل آتا اور بہہ جاتا ہی - شرط یہی ہی کہ ہم خالی اور پاک ہوں اور مٹی کے ظرف اتیری رنگت خواہ سفید ہی یا سیاہ تو کس بات پر شیخی مارتا ہی - سن ہم بہتر سے بہتر خدمت کرتے ہوئے بھی نالایق خادم ہیں +

میں نورافشاں کے اسوشیٹ ایڈیٹر کا مشکور ہوں کہ آپنے مصلح کو بھی یاد فرمایا + شفیق! میں مانتا ہوں کہ "مشنریوں میں ایسے صاحبان ہیں جن کی جدائی کا نام سنکر کلیجا منہہ کو آتا ہی" گو الوداعی جلسے اور ایڈریس اس امر کا ثبوت نہیں کیونکہ اِن کی ماہیت سے ہم سب واقف ہیں لیکن یہہ تو بتائیے کہ مشنریوں میں ایسے صاحب کتنے ہیں جن کا دیسیوں کی جدائی کے خیال سے کلیجا منہہ کو آتا ہو جنہیں کسی ہندوستانی کی مفارقت کا قلق ہوتا ہی ایسے کتنے ہیں جو ہندوستانی مسیحیوں کو اپنا حقیقی دوست و ہمراز بناتے ہوں - ہاں جیسے انگریز انگریز کو بناتا ہی اور کیا کئی ہندوستانی مسیحی اپنی اخلاقی روحانی اور بعض حالتوں میں پایئے کے لحاظ سے بھی اپنے انگریز اُستادوں کے ہم پلہ نہیں؟ اِس امر کا تو میں خود مقر ہوں کہ ایسے ہیں لیکن میں ہر ایک طالب دین و حق سے صرف اِتنا پوچھتا ہوں کہ کبھی کتنے؟ مصلح

دینی خبریں

ڈاکٹر لنکسٹر متعلقہ سی - ایم - ایس کی کوشش سے پشاور میں ایک مشن ہسپتال کھولا گیا ہی -

لکھنؤ ضلع لودیانہ کے پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب نے مہاراجہ صاحب نابھہ کو گورمکھی کی انجیل نذر کی ہی -

---

مس مارگرٹ بیٹی سن کی طرف سے چنار میں ایک بیوہ خانہ کھولا گیا ہی جس میں بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کی جاتی ہی اور اُن کو اپنے آپ روٹی کمانے کے لایق ہونے کے لئے کوئی نہ کوئی کام سکھلایا جاتا ہی - اُس میں اب تک بحساب اوسط ۷۰ عورتیں اور ۳۲ بچے رہتے ہیں -

---

میتھوڈسٹ کلیسا میں اکیس بشپ ہیں اُن میں سے اٹھارہ عام طور پر کل دنیا میں کام کرسکتے ہیں اور باقی تین مشنری بشپ کہلاتے ہیں -

---

پادری - پی - ایم - بک صاحب نے ایک بہت عمدہ خط سلف سپورٹ کی بابت میرٹھ کی کلیسا کو لکھا ہی -

بادشاہ منیلک امسال بہت چاہتے ہیں کہ یروشلم جاویں اس غرض سے نہیں کہ وہ مسیحی ہیں لیکن اِس لئے کہ اُس جگہہ کو جہاں سبا کی ملکہ کی ملاقات سلیمان بادشاہ سے ہوئی دیکھیں ابیسینیا والوں کی روایت کے مطابق موجودہ منیلک سبا کی ملکہ کی پشت سے ۹۷ واں ہی -

---

مسٹر گلیڈسٹون کے بسترے کے مقابل ہوورڈن میں کہ جہاں اُن کا انتقال ہوا ذیل کی آیت نہایت خوبصورتی سے چھپی ہوئی آویزاں تھی "تو اُن کو جن کا دل تجھہ پر قایم ہی کامل سلامتی میں رکھے گا"

پادری انڈرو مرے صاحب اپنی ایک چٹھی میں لکھتے ہیں کہ وہ دعا کے ساتھہ اُن دعوتوں پر کہ جو انگلستان اور ہندستان کی طرف سے اُن کے پاس پہنچی ہیں کہ وہ اِس سال وہاں آویں غور کر رہے ہیں مگر اُنہوں نے اب تک خداوند کی طرف سے یہہ آواز نہیں سُنی کہ "جاؤ" پس وہ غالباً اس سال گھر ہی میں رہینگے

پادری - ڈبلیو - ٹی - ٹون سنیڈ صاحب نے اپنے ایک وعظ میں مسٹر گلیڈسٹون کے میتھوڈسٹ کے ساتھ رشتہ کا ذکر کیا ہی +

ہم کمیونٹی کے لحاظ سے بہ نسبت اور کسی فرقے کے محبت اور شکر گذاری سے اُس کی نسبت خیال کرنے کی زیادہ مضبوط وجوہات رکھتے ہیں - ہوورڈن کے علاقہ میں سوائے اسٹیبلشڈ چرچ کی بھی ایک دینی کمیونٹی ہی اِس واسطے ہم بہ نسبت اوروں کے اُس کی دینی زندگی سے زیادہ واقف ہیں ہم نے اُنکی بے عیب زندگی مسیح میں اُس کے ایمان کا اقرار دیکھا ہی ہمارے خادم الدینوں نے اکثر دینی امورات کی نسبت اُن سے بات چیت کی ہی - ہم جانتے ہیں کہ وہ غریبوں اور بیوقوں کی خبر لیتے تھے اور اُن کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے - اس واسطے ہم اُن کی یادگاری اور خدمت کا خیال محبت کے ساتھ رکھتے ہیں - تیس برس سے جبکہ مسٹر گلیڈسٹون پارلیمنٹ میں حاضر ہونے سے آزاد ہوتے تھے ہمارے خادم الدینوں کے پاس ہوورڈن میں آیا کرتے تھے اور کبھی کبھی اُن کو قلعہ میں بلا کر اُن کے ساتھ دوستانہ رشتہ اور محبت بڑھاتے تھے اُنہوں نے ہماری دینی کتابوں کو پڑھا تھا اور ہماری گیت کی کتاب سے واقف تھے اور ہماری کلیسیا کے اِنتظام کی تعریف کیا کرتے تھے ایک خاص موقعے پر جبکہ وہ پرایم منسٹر تھے وہ پاسبان کے گھر آئے اور دیکھا کہ سوائے پاسبان کے بوڑھے اور تکلیف زدہ باپ کے باقی سب گھرانے کے لوگ غیر حاضر ہیں بوڑھے کے پاس بیٹھکر ایک گھنٹے تک دینی بات چیت کرتے رہے +

مُلکوں اور شاہروں کی مختصر خبریں

لنڈن۔ جون ۲۱۔ اخبار نیویارک ورلڈ رپورٹ کرتا ہے کہ ایک والنٹیر سلوا نامے نے مارشل بلینکو کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی مگر گولی صرف ٹانگ پر لگی اور خفیف زخم آیا +

امریکہ کی فوج کے مقام سنٹیاگو میں اُترتے وقت کچھ بھی وقوع میں نہیں آیا۔ سخت جنگ ہونے والا ہے کیونکہ اہل سپین سنٹیاگو کے قرب وجوار کے کسی جگہ پینتالیس ہزار فوج جمع کر سکتے ہیں +

لنڈن جون ۲۲۔ سپین کے اخبار صلح کے شرائط کے انتظام کی نسبت ابتک بحث کرتے جاتے ہیں اخبار کوریو نامے نے جو وزیروں کا اخبار ہے جنگ کے نقصانات کی بابت جو سپین کی تجارت اور حرفت کاری کو پہنچ رہے ہیں لکھا ہے +

سابق پریذیڈنٹ کلیولینڈ نے ایک سپیچ میں جو پرنسٹن یونیورسٹی میں دی بڑے زور سے کہا کہ اگر امریکہ اُس ملک کو اپنے میں ملا لیویگا جو وہ فتح کریگا تو یہہ بالکل نامناسب اور غیر واجب ہوگا +

ایک امریکہ کا سرکاری مراسلہ بیان کرتا ہے کہ کیوبہ میں امریکہ کی فوج اُترنی شروع ہوگئی ہے مگر مفصل کیفیت تحریر نہیں کی گئی +

۲۷۔ تاریخ کو سین فرینسسکو سے تیسری فوج منیلا کی طرف روانہ ہونے والی تھی +

جنرل میرٹ جو امریکہ کی اُن فوجوں کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں جو فلپائن میں ہیں غالباً اس فوج کے ساتھ روانہ ہونگے +

کلکتہ جون ۲۲ منگل کے روز تین واردات ہوئیں اور ایک موت +

کراچی میں ۵ واردات اور ۴ اموات بمبئی میں ۶ اموات اور ۷ واردات +

لنڈن۔ جون ۲۳۔ کل صبح گولوں کی بوچھاڑ کے بعد امریکہ کے جہازوں سے مقام سنٹیاگو کے مشرق کی جانب سولہ میل کے فاصلہ پر فوج زمین پر اُتری۔ سپین کی طرف سے کوئی مقابلہ نہ کیا گیا۔ اہل کیوبہ کی ایک ہزار فوج کنارہ پر کھڑی دیکھتی رہی +

فوج کے زمین پر اُترتے وقت صرف ایک ہی حادثہ ہوا یعنے یہہ کہ ایک کیوبہ کا باغی زخمی ہوا۔ چھ ہزار فوج مقام بیکوری میں خیمہ زن ہے +

لنڈن جون ۲۴۔ امریکہ کی فوج مقیمہ بیکوری اور آگے کو بڑھ گئے ہیں اور اب اُن کے قبضے میں کنارہ سے چھ میل تک کا ملک ہے +

باغی کہتے ہیں کہ سنٹیاگو کا حفاظتی بندوبست بڑا مضبوط ہے مگر امیر البحر سروراسن نے مدد کے واسطے اور فوج اور توپوں کے لئے تار دیا ہے اور یہہ بھی خبر بھیجی ہے کہ موقعہ نازک ہے +

امریکہ کی فوج بندرگاہ سنٹیاگو کے گرد نواح کی اونچی جگہہ کے کنارہ تک پہنچ گئی ہے اور سپین والے ہٹتے جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ کوئی قطعی جنگ کچھ دنوں تک نہیں ہوگا +

واشنگٹن کی سرکار کو جرمنی کی جانب سے اطمینان دیا گیا ہے کہ ہمارا کوئی منشا نہیں ہے کہ جزائر فلپائن میں امریکہ کی کسی تدبیر یا پالسی میں دست اندازی کریں

کراچی۔ جون ۲۴۔ ۲۴ تاریخ کو ۵ واردات اور ۳ اموات کی رپورٹ ہوئی +

کلکتہ میں ۲۳ تاریخ کو دو واردات اور ایک موت ہوئی +

۲۷۔ جون۔ امریکہ کے سفیر مقیمہ کاہرہ کے کہنے پر سرکار مصر نے امیر البحر کمارا کے جنگی بیڑے کو پورٹ سعید میں کوئلے حاصل کرنے سے منع کردیا ہے +

لنڈن جون ۲۵۔ امریکہ کی کیوری کے ایک ہزار جوانوں نے دو ہزار سپین والوں پر سنٹیاگو سے پانچ میل کے فاصلہ پر حملہ کیا اور سپین والوں کو شہر کے اندر بھگا دیا۔ امریکہ کا نقصان ۱۳ مقتول اور ۵۰ مجروح ہیں جن میں ۲ افسر ہیں دس سخت زخمی ہیں +

امریکہ کی فوج بڑھتی جاتی ہے گرچہ گرمی کی شدت اور کثرت کوچ سے بہت تھک گئی ہے +

امریکہ کی فوج کے سنٹیاگو کے نزدیک زمین پر اُترنے کی خبر نے میڈرڈ میں بڑی تشویش پیدا کی ہے +

سپین کی سرکاری خبر میں یوں بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کی فوج سنٹیاگو سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور کہ امریکہ والوں نے سپین کے کیمپ پر حملہ کیا تھا مگر وہ پسپا کئے گئے اور اُن کا تعاقب کیا گیا +

امیر البحر کمارا کی فوج کا دستہ مقام پورٹ سعید میں حکم کی انتظاری کر رہا ہے۔ اس فلیٹ میں دو آہنی جنگی جہاز ہیں اور دو دیگر جنگی جہاز۔ تین تارپیڈو کی کشتیاں۔ پانچ باربرداری کے جہاز جن پر چار ہزار فوج سوار ہے شامل ہے +

کراچی جون ۲۵۔ ۲۵ تاریخ کو ۵ واردات اور ۴ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے +

۲۶۔ تاریخ کو ۶ واردات اور ۶ اموات کی رپورٹ کی گئی ہے +

بمبئی جون ۲۷۔ سنیچر کو آدھی رات کے قریب بمبئی میں بڑی آگ لگی۔ دس ہزار گٹھے روئی کے جل گئے۔ ایک بڑا گودام بالکل جلکر خاک سیاہ ہوا۔ نو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ مگر اس سب کا بیمہ کیا ہوا تھا +

لنڈن جون ۲۷۔ اخبار نیویارک ہیرلڈ لکھتا ہے کہ امریکہ کی گورنمنٹ ایک بحری فوج زیر کمان کاموڈور شیلی سپین کے ساحل پر بھیجنے والی ہے تاکہ بندرگاہوں کو توپوں سے نقصان پہنچاوے اور امیر البحر کمارا کی فوج کا تعاقب کرے۔ سپین والے اپنے ساحل کی حفاظت کرینگے +

مضامینِ مفید المبتدین

وفاداری کا اجر

جارج اور ہری نامی دو شخص ایک ہی کارخانہ میں کام کرتے تھے۔ لیکن جب کام کا موسم گذر گیا اور موسم گرمی میں کارخانہ میں تھوڑا کام رہگیا تب اُن کے مالک نے سنیچر کی شام کو جب وے رخصت ہونے لگے اُن سے کہا کہ "اب میں صرف ایک ہی آدمی کو کام دے سکونگا اِس بات سے مجھکو نہایت افسوس ہی لیکن اِس سے بہتر میں اور کوئی صورت نہیں پیدا کر سکتا ہوں۔ پیر کی صبح کو تم دونوں آؤ اُس وقت میں ٹھہراؤنگا کہ تم میں سے کون شخص رہیگا اور کون جائیگا"۔ وے دونوں جوان یہہ باتیں سن کے اور رخصت ہو کے اپنے اپنے مکان کو چلے گئے اور سوچنے لگے کہ کارخانہ میں کام کی کمی نہیں اور اگر میں برخاست ہوا تو نہیں معلوم کہ مجھکو کوئی کام ملیگا یا نہیں +

اسی شام کو انہوں نے اپنی اپنی ہفتگانہ تنخواہ جو پائی تھی۔ گنی ہری نے اپنے دوست سے کہا کہ "ولسن صاحب نے مجھکو آٹھ آنہ زیادہ دئے ہیں" +

جب جارج نے اپنی تنخواہ گنی تو وہ بھی کہنے لگا کہ "مجھکو بھی زیادہ دیا ہی" +

ہری نے کہا کہ "انہوں نے کیونکر ایسی غلطی کی ہی" + جارج نے کہا کہ "چھ بجے وہ بہت کام میں پھنسے تھے اور جب ہاتھ میں روپئے لئے ہوئے ہمکو تنخواہ دینے کے لئے آئے تو بے فکر نظر پڑے" +

ہری نے کہا کہ "میں ڈاک خانہ کو جاتا ہوں اور وہاں سے ہوکر ٹھہر کر آٹھ آنے واپس کر دونگا" + جارج نے کہا کہ "تم آٹھ آنے کے لئے عجیب طرح کی فکر کرتے ہو وہ اِس چھوٹی بات کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔ اگر اُن کو معلوم ہوتا تو وہ کیوں نہیں خود اُس کے لینے کے لئے دروازے پر آتے۔ اور مجھکو یقین ہی کہ تم نے سخت محنت کی ہی اور اس کا رکھنا تمہارا حق ہی" +

لیکن ہری نے پکارا اور اپنے مالک کو اٹھنی لوٹا دی۔ اُس نے لیکر شکر کیا اور اپنے مکان کو چلا آیا۔ ولسن صاحب نے دونوں کو آٹھ آٹھ آنے اس ارادہ سے دیا تھا کہ اُن کی دیانت داری کو دریافت کرے +

جب پیر کا دن آیا تو اُس کو یہہ ٹھہرانا مشکل نہ تھا کہ اِن میں سے کس کو رکھے۔ اُس نے ہری کو پسند کیا اور چند مہینے کے لئے جب باہر گیا تھا۔ دکان اُس کی سپردگی میں چھوڑی اور اُس کے انتظام سے ایسا خوش ہوا کہ جب کام پھر شروع ہوا اُس نے اُس کو کارخانہ کا نگراں مقرر کیا + اس کے پانچ برس کے بعد ہری ولسن صاحب کا شراکت دار ہوگیا اور جارج نے بھی پھر اُسی دکان میں کام پایا لیکن وہ عام مزدوروں میں سے ایک کی مانند بنا رہا +

ہمیشہ دعا میں لگا رہنا

چند خادم الدین مشکل سوالوں پر مباحثہ کرنے کے لئے ایک جا فراہم ہوئے اور اُن کے درمیان یہہ سوال پیش ہوا کہ "کیونکر یہہ حکم کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو مانا جا سکتا ہی؟" اس پر سب لوگوں نے اپنی اپنی رائے دی اور بعد ازاں کئی لوگ مقرر ہوئے کہ آیندہ مجلس کے وقت اسی مضمون پر لکھ کر درس سناویں یہہ باتیں ایک خادمہ عورت نے سنیں اور وہ یوں کہنے لگی بس کہ "کیا ایک پورا مہینہ اس متن کے معنے بیان کرنے کے لئے چاہئے؟ یہہ متن تو تمام بائبل میں سب سے آسان اور عمدہ ہی" +

ایک ضعیف خادم الدین نے اُس کی اِن باتوں کو سنکر کہا کہ "اے مریم تم اُس کی بابت کیا کہہ سکتی ہو؟ ہم کو بتلاؤ کہ تمہاری سمجھ اُس کی بابت کیا ہی کیا تم ہمیشہ دعا میں لگی رہ سکتی ہو"؟ اُس نے جواب دیا کہ "ہاں اے صاحب" خادم دین نے کہا کہ "جس حال کہ تمکو اور بہت کام کرنا ہو تم سے کیونکر یہہ کام انجام ہو سکتا ہی؟" "کیوں صاحب جس قدر ہم زیادہ کام کریں اُسی قدر دعا بھی مانگ سکتے ہیں" +

خادم الدین نے کہا "اچھا اے مریم ہمکو بتلائے کہ کیونکر ایسا ہو سکتا ہی کیونکہ بہت لوگ اُس کو دوسرے طور پر سمجھتے ہیں" +

لڑکی نے کہا کہ "اچھا اے صاحب جب صبح کو میں اپنی آنکھیں کھولتی ہوں تو خداوند سے دعا مانگتی کہ میری سمجھ کی آنکھوں کو کھول جب میں کپڑا پہنتی ہوں تو یہہ دعا مانگتی ہوں کہ میں راستبازی کے لباس سے ملبس کی جاؤں اور جب میں منہہ دھوتی ہوں تو میں نئی پیدایش کے غسل کے لئے عرض کرتی ہوں اور جب میں کام کرنا شروع کرتی ہوں تو میں یہہ دعا کرتی ہوں کہ میرے دن کے موافق مجھکو قوت ملے۔ جب میں آگ جلانا شروع کرتی ہوں تو دعا مانگتی ہوں کہ خدا کے کام کا جوش میرے دل میں پیدا ہووے اور جب میں گھر کو جھاڑتی ہوں تب میں دعا مانگتی ہوں کہ میرا دل ساری ناپاکیوں سے صاف کیا جاوے اور جب میں اپنا کھانا کھانے پر ہوتی ہوں تو میری خواہش پوشیدہ من کے کھانے اور کلام کے خالص دودھ کے پینے کی ہوتی ہی اور جب میں چھوٹے لڑکوں کی طرف مشغول ہوتی ہوں تو میں خدا اپنے باپ کی طرف دیکھتی ہوں اور لے پالک ہونے کی روح کے پانے کے لئے دعا کرتی ہوں کہ میں اُسکی فرزند ہوؤں۔ یوں ہی ہر روز دن بھر میں دعا مانگا کرتی ہوں ہر ایک کام جو میں کرتی ہوں اُس سے دعا مانگنے کا خیال میرے دل میں پیدا ہوتا ہی

اُس لڑکی کی ان باتوں کو سُنکر وہ ضعیف خادم الدین پکار اُٹھا کہ "بس بس! یہہ باتیں بچوں پر آشکارا کی گئی ہیں اور اکثر عقلمندوں اور مغروروں سے پوشیدہ ہیں"۔ اُس نے کہا کہ "اے مریم جا ہمیشہ دعا مانگنے میں لگی رہ اور اس تشریح کے لئے ہم اور ہمارے بھائی خداوند کو مبارک کہیں گے اور یاد رکھیں گے کہ فروتن عدالت میں ہدایت پاویں گے"۔ لڑکی کی اس گفتگو کے بعد اُس مضمون پر درس لکھنا ضرور نہ ہوا ۔

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی کتابیں

یہہ کتابیں انگریزی سے ترجمہ ہوئی ہیں۔ اور اُن میں تمام تصاویر جو اصل میں ہیں چھاپی گئی ہیں۔ قیمت خرچ سے بہت کم رکھی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے مطالعہ کے لئے جو انگریزی نہیں جانتے نہایت دلچسپ اور مفید ہیں ۔

سیر ہندوستان۔ ۲ر

ملک جاپان کا حال۔ ۲ر ۶ پائی

شریف بیبیاں یعنے مشہور عورتوں کا تذکرہ۔ ۲ر ۶ پائی

قدیم مسیحیوں کے حالات۔ ابتدائی زمانہ کے مسیحی شہیدوں کا حال ہے۔ ۲ر

انگلستان کی مختصر تاریخ۔ ار

انگلستان کے خانگی حالات۔ اس میں انگریزوں کے خانگی طریق معاشرت کا ذکر ہے۔ ۲

قدیم رومیوں کا تذکرہ۔ ار

حکایات با تصویر۔ بچوں کے لئے۔ ار

نئی کتابیں

مسیح کی پیروی۔ یعنے تامس اے کمپس کی مشہور کتاب امیٹیشن اوف کرائسٹ کا نیا ترجمہ بامحاورہ اردو میں۔ باب ۱ و ۲ و ۳ - پاکٹ اڈیشن۔ سٹف کور ۶ر مجلد کپڑا ۸ر۔

مسیح کا نمونہ۔ ڈاکٹر سٹاکر صاحب کی کتاب اماگو کرسٹی کا ترجمہ۔ ۸ر مجلد۔ ۱۲ر۔

کامل ہو۔ چارلس۔ اے۔ نوکس صاحب کے رسالہ کا ترجمہ۔ ۶ پائی۔

عقاید اسلامیہ۔ مصنفہ ڈاکٹر سیل و مترجمہ ڈاکٹر ٹی۔ جے۔ سکاٹ صاحب مستند کتاب ہے۔ بادامی ۸ر سفید۔ ۱۰ر۔

مسیح کون تھا۔ یعنے مسیح کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا وہ دیوانہ تھا یا موصوف بصفات الہی؟ مصنفہ ڈاکٹر کیلاگ صاحب و مترجمہ پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ ۶ پائی۔

یاد محبوب صبح شام کیلئے۔ از ڈاکٹر میکڈف صاحب صبح و شام کے لئے دعا و فکر کا خزانہ۔ سٹف کور ۶ر۔ مجلد ۸ر۔

طریق تعلیم۔ مصنفہ پادری اینڈریو مرے صاحب سٹف کور ۸ر مجلد ۱۲ر۔

مکتب مسیح میں دعا کی تعلیم۔ مصنفہ پادری اینڈریو مرے صاحب دعا پر مستند کتاب ہے سٹف کور ۸ر مجلد ۱۲ر۔

چھوٹا منہہ بڑی بات۔ یعنے آنکھ۔ کان اور زبان کا مباحثہ۔ ۳ پائی۔

اِن کے علاوہ مسیحی دین کے متعلق ہر قسم کی دینی کتابیں۔ یوروپ۔ ایشیا اور ہندوستان کی مختلف زبانوں میں او زیر ببل اور ببل کے حصے اور انجیل سوسائٹی کے کتب خانہ سے مل سکتی ہیں درخواستیں اس پتہ پر آنی چاہئیں ۔

از اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

ضرورت

مشن ہائی سکول گجرات کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک عیسائی ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ چالیس ؎۴۰ روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں بمعہ نقول اسناد پادری آر میکشین ہیٹرلین۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی۔ مینجر مشن ہائی سکول گجرات کی خدمت میں آنی چاہئیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	؎ ۲
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	؎ ۲ ۸
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	؎ ۲ ۸
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	؎ ۳
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ...	؎ ۲
بغیر ضمیمہ	؎ ۱ ۸

تعداد پیدائش از ابتدائے ۱۹ جون تا ۲۵ جون ۱۸۹۶ء (۱۶)

تعداد اموات از ابتدائے ۱۹ جون تا ۲۵ جون ۱۸۹۶ء (۱۷)

... صاحب ... ایڈیٹر و مہتمم اخبار نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ... والٹی کے اہتمام سے چھپا ۔